بسم اللہ الرحمن الرحیم

نقش آغاز راشد الحق سمیع حقانی

سانحہ نشتر پارک: عالمی سازشوں کا ایک اور نشانہ

مملکت خداداد پاکستان کی موجودہ حالتِ زار دیکھ کر ہر باشعور پاکستانی بلکہ ہر مسلمان آج خون کے آنسو رو رہا ہے۔ آج سیاسی نظام کی ناکامی وابتری ہمارے سامنے داستانِ غم کی صورت میں نالہ ءزن ہے۔ معاشرتی فساد اور قوم کی اخلاقی وفکری انحطاط کی تصویر پریشاں ہمارا منہ چڑا رہی ہے۔ اور عدلیہ سمیت تمام اہم اداروں کی ناکامی اس بات کی غمازی کر رہی ہے کہ ہم اقوام عالم میں ایک ناکام قوم کے طور پر جانے پہچانے جا رہے ہیں۔ اور اسی طرح مذہبی ومسلکی فرقہ واریت اور تقسیم در تقسیم نے بھی ملک وملت کو کہیں کا نہیں چھوڑا۔ آج پاکستان کا اسلامی تشخص تقریباً ملیامیٹ ہو چکا ہے اور دوقومی نظریہ خود حکمرانوں نے ہی دفن کر دیا ہے۔ ملک میں مذہبی رہنماؤں کا چُن چُن کر ''شکار'' کیا جا رہا ہے۔ مساجد اور امام بارگاہوں میں بموں کے دھماکے اور قتل عام روزمرہ کا معمول بن گیا ہے۔ اسلامی شعائر کا کھلم کھلا مذاق اُڑایا جا رہا ہے۔ اور ایک منظّم سازش کے تحت اسلام کا روشن وتاباں منور چہرہ خاک آلودہ کیا جا رہا ہے کہ خلق خدا مذہب سے متنفر اور وحشت کھانے لگے۔ اور مدارس ومساجد کے بڑھتے ہوئے اثر ورسوخ کو ہر طرح سے کنٹرول کیا جائے۔ ''لڑاؤ اور حکومت کرو'' کا پرانا فارمولا ہر دور میں حکمرانوں نے رعایا پر آزمایا ہے لیکن موجودہ حکمرانوں نے تو اسے اپنے لئے ''حرزِ جاں'' بلکہ ''نسخہ کیمیاء'' سمجھ لیا ہے۔ فوجی حکمرانوں کے اس ستم ایجاد عہد میں جتنا قتل عام علماء اور مذہبی رہنماؤں کا ہوا اسکی نظیر ماضی کے پچاس سالہ دور حکومت میں نہیں ملتی۔ اب تک تو صرف مسلک دیوبند کے علماء اور مشائخ کو بیدردی کیساتھ چن چن کر شہید کیا جا رہا تھا کہ اس طریقے سے ملک کا اکثریتی مسلک اشتعال میں آ کر دیگر مسالک کے خلاف کھلم کھلا اعلان جنگ کر دیگا۔ لیکن الحمدللہ کہ علماء دیوبند نے ہمیشہ تحمّل' برداشت اور وسعت ظرفی اور دوراندیشی سے کام لیتے ہوئے سدا صبر وسکون اور قوت وبرداشت کا عملی مظاہرہ کیا ہے۔ اور انہوں نے داخلی وخارجی تمام سازشوں کو بھانپتے ہوئے انتقام واشتعال سے کام نہیں لیا۔ پھر اس کے بعد ان قوتوں نے اپنی پالیسی تبدیل کرتے ہوئے محرم کے مقدس مہینے میں ہنگو شہر میں شیعہ مسلک کے ایک بڑے جلوس میں ایک بڑی خونی واردات کی اور دیکھتے ہی دیکھتے درجنوں افراد کو خاک وخون میں نہلا دیا گیا۔ اس کا بھی الحمدللہ کوئی شدید ردعمل سامنے نہیں آیا۔ اور شیعہ حضرات نے بھی اس سازش کو بھانپتے ہوئے تحمّل سے کام لیا تو سازشی عناصر کو اپنے سارے منصوبے تارِ عنکبوت نظر آنے لگے تو انہوں نے فوری طور پر بریلوی حضرات کی ایک بڑی تنظیم ''سنی تحریک'' کو اپنا اگلا نشانہ بنانے

کا فیصلہ کرلیا اور اس کیلئے ربیع الاول جیسے مبارک اور مقدس مہینے کا انتخاب کیا گیا۔ اور نشتر پارک جہاں پر ہزاروں افراد اپنے حبیب ﷺ کی مدح و تعریف میں منہمک تھے تو ان لوگوں نے بڑے منظم انداز میں ایسی سفاکانہ کارروائی کی کہ سنی تحریک کی ٹاپ کی تمام قیادت اور دیگر درجنوں معصوم شہری پلک جھپکتے ہی اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

اس خونی حادثہ نے پوری قوم کی کمر توڑ دی اور خصوصاً مذہبی قوتوں کے لئے یہ واقعہ واضح اعلان جنگ ہے۔ اب سازشی عناصر ایک بار پھر مذہبی جماعتوں اور اسلامی و جہادی تحریکات کے خلاف تحقیقات کے نام پر ایک بار پھر برسرِ پیکار ہوگئی ہیں اور پکڑ دھکڑ کا نا ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہوگیا ہے۔ یہ عجیب طرفہ تماشہ ہے کہ نقصان بھی مذہبی جماعتوں کا ہوا اور نزلہ بھی انہی پر گرے؟ دراصل عالمی قوتوں کا اس وقت اصل ہدف اور نشانہ مذہب اسلام اور اس سے وابستہ مذہبی افراد ہی ہیں۔ ''انتہا پسندی اور دہشت گردی'' کے خلاف نام ونہاد جنگ میں انہی قوتوں کو عالمی منظر نامے میں فوکس کر کے ان کو پہلے نشانہ ستم بنایا گیا اور اب ان کے خلاف میڈیا میں منفی پروپیگنڈہ بھی کیا جا رہا ہے اور انہی کو ان تمام منفی اور ظالمانہ ہتھکنڈوں کا سَرخیل بھی ثابت کیا جا رہا ہے۔ ع جو چاہے آپ کا حسنِ کرشمہ ساز کرے

ملک میں مذہبی اور مسلکی نفرت کم کرنے اور ممکنہ تصادم کو روکنے کیلئے ملک میں کئی سنجیدہ کوششیں بھی کی گئیں۔ اس سلسلے میں والد صاحب مدظلہ کی قائم کردہ ''ملی یک جہتی کونسل'' نے نمایاں کردار بھی ادا کیا۔ پھر پاک افغان ڈیفنس کونسل نے بھی نفرتوں، عداوتوں کو کم کرنے میں بڑا اہم ادا کیا۔ لیکن پھر مجلس عمل جیسے خالص سیاسی اور ذاتی مفادات حاصل کرنے والے ٹولے نے ایک سازش کے تحت ان دونوں اتحادوں کو ہائی جیک کر کے اس کی اصل روح اور کردار کو ختم کر دیا اور ان سیاسی پنڈتوں نے اپنے اصل اہداف و مقاصد کو پس پشت ڈال کر صرف اور صرف اپنی سیاسی دکان چمکانے کی دن رات کوششیں کیں۔ اور آخر میں یہ چھ جماعتی اتحاد بھی صرف دو جماعتوں تک محدود ہوگیا۔ اسلامی قوتوں کی اس کمزوری اور ناعاقبت اندیشی نے ایک بار پھر ان سازشی عناصر کو مذہبی جماعتوں کے خلاف پھر منظم کر دیا ہے۔ اب معصوم علماء کی گردنیں ہیں اور ظالموں کے دستِ جفا کار۔ کسی کو کچھ سمجھ نہیں آ رہی، نہ کوئی خانۂ خدا میں محفوظ ہے تو نہ کوئی اپنے گھروں میں۔ تمام راستے اور سب گزرگاہیں اور ساری پگڈنڈیاں قتل گاہوں سے گزر رہی ہیں۔ نا کسی کی جان محفوظ ہے اس ملک میں اور نا کسی کی عزت و آبرو۔ جب حکمران ہی قاتل ہو جائیں۔ اور عدالتیں قتل گاہوں کا روپ دھار لیں اور کچھ مذہبی وسیاسی رہنما بیوپاری بن جائیں تو ایسے میں ملک و ملت کی ایسی ہی دُرگت بنتی ہے جو آج ہمارے سامنے ہے۔ آج قوم کے سامنے وادیٔ تیہ کا منظر ہے اور فراعین وقت کی مظالم ہیں۔ دشتِ کربلا ہے اور یزیدی لشکر کی بربریت ہے۔ فتنہ تاتار کی یلغار ہے اور پاکستانی قوم کی بے حسی و مظلومی ہے۔ دور دور تک قافلہ صبح کے کوئی آثار نہیں۔ کہیں سے بھی اَمن کا سورج طلوع ہوتا دکھائی نہیں دے رہا۔ صرف ظلمتِ شب ہے اور اس میں مظلوم اور بے بس انسانوں کی آہ و فغاں ہے۔ ایسے عالم میں قلم لرزاں ہے اور فکر پریشان۔ ع قلم ایں جا رسید و سر بشکست